بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ
اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول اور اولی الامر کی۔
(سورہ نساء۔۵۹)
اقوالِ معصومینؑ
فی
اطاعتِ اہلبیتؑ
ہمارا حق لوگوں پر بنتا ہے کہ وہ ہماری اطاعت کریں
اور ہماری ولایت ہی کے زیرِ سایہ اپنی زندگی گزاریں۔
(حدیث)
ادارہ فروغِ علومِ آلِ محمدؐ
Book Download Link:https://archive.org/details/Ahlaibait

توجہ فرمائیں!

موبائل میں اور دوسرے کاموں میں وقت ضائع کرنے سے بہتر ہے کہ اس کتاب کو صرف ۴۰ منٹ دیدیں جب ایک بار پڑھ لیں تو دوبارہ پڑھیں اور پھر دوبارہ پڑھیں تاکہ کتاب میں درج شدہ احادیث آپکے اعضاء وجوارح کا حصہ بن سکیں۔ یہ مجموعہ احادیث فقط کتاب نہیں ہے بلکہ ایک کورس ہے جسے سیکھ کر آپ ایسے راستے پر آجائیں گے کہ جس پر چلنے والے کی دنیاوی اور اُخروی کامیابی کا وعدہ خود خدا نے کیا ہے۔

امیر المومنین علیؑ ابن ابیطالبؑ نے فرمایا:

"اللہ سے ڈرو، کوئی شخص بیکار پیدا نہیں کیا گیا کہ وہ کھیل کود میں ہی پڑ جائے۔"

کتاب برائے ایصالِ ثواب حضرت زید شہید بن امام زین العابدین علیہ السلام

نوٹ: اگر کتاب سے استفادہ نہ کریں تو واجباً دوسرے مومن کو دیدیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ

اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول اور اولی الامر کی۔

(سورہ نساء۔۵۹)

اقوالِ معصومینؑ
فی
اطاعتِ اہلبیتؑ

ہمارا حق لوگوں پر بنتا ہے کہ وہ ہماری اطاعت کریں
اور ہماری ولایت ہی کے زیرِ سایہ اپنی زندگی گزاریں۔

(حدیث)

ادارہ فروغِ علوم آلِ محمدؐ

توجہ فرمائیں!

موبائل میں اور دوسرے کاموں میں وقت ضائع کرنے سے بہتر ہے کہ اس کتاب کو صرف ۴۰ منٹ دیدیں جب ایک بار پڑھ لیں تو دوبارہ پڑھیں اور پھر دوبارہ پڑھیں تا کہ کتاب میں درج شدہ احادیث آپکے اعضاء وجوارح کا حصہ بن سکیں۔ یہ مجموعہ احادیث فقط کتاب نہیں ہے بلکہ ایک کورس ہے جسے سیکھ کر آپ ایسے راستے پر آجائیں گے کہ جس پر چلنے والے کی دنیاوی اور اُخروی کامیابی کا وعدہ خود خدا نے کیا ہے۔

امیر المومنین علیؑ ابن ابیطالبؑ نے فرمایا:

"اللہ سے ڈرو، کوئی شخص بیکار پیدا نہیں کیا گیا کہ وہ کھیل کود میں ہی پڑ جائے۔"

کتاب برائے ایصالِ ثواب حضرت زید شہید بن امام زین العابدین علیہ السلام

نوٹ: اگر کتاب سے استفادہ نہ کریں تو واجباً دوسرے مومن کو دیدیں۔

☆ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:** اولی الامر میرے خلفہ اور میرے بعد مسلمانوں کے امام ہیں جن میں پہلا علیؑ ابن ابی طالب الخ اور آخری میرا ہم نام اور ہم کنیت ہے۔ (تفسیر نور الثقلین)

جو کوئی چاہتا ہے کہ قیامت کی ہولنا کیوں سے نجات حاصل کرے تو اسے چاہئے کہ ہمارے ولی امر کو تسلیم کرے اور میرے وصی اور صاحبِ حوضِ کوثر علیؑ ابن ابی طالب کی پیروی کرے۔ (القطرہ من بحار مناقب النبی والعترۃ بحوالہ مشارق الانوار)

اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری زندگی انبیاء کی طرح ہو اور موت شہداء جیسی ہو تو ولایتِ اہلبیتؑ کو قبول کرو اور اپنے عمل ورفتارِ زندگی میں انکی پیروی کرو تاکہ جو تمہیں پسند ہے وہ دیکھ سکو۔ (القطرہ)

علیؑ خدا کی رحمت کا بڑا دروازہ ہیں جو کوئی خدا تک جانا چاہتا ہے وہ اس دروازے سے داخل ہو۔ (القطرہ)

☆ **امام محمد باقرؑ نے فرمایا:** امام کی معرفت کے بعد اسکی اطاعت ہی بالاترین مقام ہے۔ (گفتارِ دلنشین)

بندے ہماری **اطاعت وفرمابرداری** کے سبب خدا کی کرامت و بزرگواری تک پہنچتے ہیں۔ (القطرہ)

جو کوئی خدا کی اطاعت کرے اور پھر ہمارے ساتھ محبت رکھے تو اس کے پاس ہماری ولایت ہے۔ (القطرہ)

پرہیزگاری

☆ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:** اے لوگوں گناہوں میں ڈوبنے اور انکو حقیر شمار کرنے سے بچو کیونکہ گناہ گناہگار کو اس سے بھی بڑے گناہ کے ارتکاب میں مبتلا کر دیتے ہیں الخ اور آہستہ آہستہ ولایت، نبوت وتوحید کا (عملاً) منکر بنا دیتے ہیں وخدا کے دین میں بے دین بنا دیتے ہیں۔ تفسیر عسکری

اے علی: اپنے ان دوستوں سے کہہ دو جو آپؑ کا مقام پہنچانتے ہیں کہ وہ ان اعمال سے دور رہیں جسے انکے دشمن سرانجام دیتے ہیں کیونکہ شبانہ روز اللہ کی رحمت ان پر سایہ فگن رہتی ہے لہٰذا انہیں پلیدی سے اجتناب کرنا چاہئے۔ (فضائلِ شیعہ شیخ صدوق)

☆ **امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:** ہماری ولایت ہرگز تم تک نہیں پہنچ سکتی مگر پرہیزگاری سے کوشش کرنے سچ بولنے امانت ادا کرنے ہمسایوں سے اچھا سلوک کرنے اچھے اخلاق ایفاءِ عہد اور صلہ رحمی کرنے سے۔ (القطرہ بحوالہ بشارۃ المصطفیٰ)

خدا کی قسم مجھے تمہاری خوشبو اور ارواح پسند ہیں تم ورع (واجبات کو بجالانا محرمات کو ترک کرنا) اور

کوشش کے ذریعے ہماری مدد کرو۔ جان لو کہ ہماری ولایت تقویٰ اور پرہیزگاری کے علاوہ حاصل نہیں ہوتی۔ (فضائلِ شیعہ) اپنے دشمنوں کو تقویٰ اور پاکدامنی کے ذریعے غمگین کرو۔

تمام برائیوں کو ایک کمرے میں بند کر دیا گیا اور پھر انکی کنجی جھوٹ کو قرار دیا گیا۔ (امام عسکریؑ)

☆ **امام موسیٰؑ کاظم نے فرمایا:** اپنے زمانے کا امام لازماً تمہارے جنازوں میں شریک ہوتا ہے چاہے تم کسی بھی شہر میں کیوں نہ ہو پس تم اللہ سے ڈرتے رہو (یعنی گناہوں سے بچو)۔ (القطرہ)

محاسبہ نفس

☆ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:** سب سے زیادہ دانا وہ شخص ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور ایسے اعمال کرے جو مرنے کے بعد کارآمد ہوں اور سب سے زیادہ احمق وہ شخص ہے جو نفسانی خواہشوں کا تابع ہو اور خدا سے اپنی آرزوں کی تمنا کرے۔ (تفسیر عسکری)

☆ **امام محمد باقرؑ نے فرمایا:** مومن ہمیشہ اس میں کوشاں رہتا ہے کہ نفس کے ساتھ جہاد کرے تاکہ خوہشاتِ نفس پر غالب آ سکے اور نفس کے ٹیڑھے پن کو درست کر سکے۔ (القطرہ)

واجب امور

☆ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:** نماز میری آنکھوں کا نور ہے۔ (الکافی)

☆ **امیر المومنینؑ نے فرمایا:** خدا کے ہاں نماز سے بڑھ کر کوئی اور محبوب چیز نہیں اور خدا نے ایسے لوگوں کی مذمت کی ہے جو نماز کے اوقات سے بے اعتنائی کرتے ہیں جو نماز کو اسکے حقِ معرفت کے ساتھ بجالائے وہ بخشا جاتا ہے۔ (تحف العقول)

واجب امور میں دیر کرنے سے بچو اور جہاں تک ہو سکے انکی طرف دوڑو۔ اگر نماز گزار جانتا کہ رحمتِ خدا اسے گھیرے ہوئے ہے تو وہ نماز نہ چھوڑتا اور سجدے سے سر اٹھانا پسند ہی نہ کرتا۔ جیسے ہی کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے شیطان آ جاتا ہے اسے دیکھتا ہے اور حسد کرتا ہے کیونکہ وہ دیکھ رہا ہوتا ہے کہ رحمتِ خدا اس بندے کو گھیرے ہوئے ہے۔ بندگانِ خدا وقت پر نماز پڑھ کے اپنے دین کو محکم کرنے کی طرف بڑھو اور پناہ لو۔ (تحف العقول)

ریاکاری اور خود پسندی

☆ **القرآن:** یہ لوگ اللہ اور اہلِ ایمان کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔(سورہ بقرہ۔۹)

☆ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:** آیت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص خدا کے فرمان پر عمل کرے لیکن اسکا ارادہ غیر اللہ کی رضا حاصل کرنا ہو لہٰذا اللہ سے ڈرو اور ریاکاری نہ کرو۔ جو اللہ کو دھوکا دے تو خدا اسکے ایمان کو صلب کر لیتا ہے۔(تفسیر نور الثقلین)

☆ **امیر المومنینؑ نے فرمایا:** وہ گناہ جس کا تمہیں رنج ہو اللہ کے نزدیک اس نیکی سے بہتر ہے جو تمہیں خود پسند بنادے۔(نہج البلاغہ)

خود پسندی سے بچتے رہنا اور اپنی جو باتیں اچھی معلوم ہوں ان پر اترانا نہیں اور نہ لوگوں کے بڑھا چڑھا کر سراہنے کو پسند کرنا کیونکہ شیطان کو جو مواقع ملا کرتے ہیں ان میں خود پسندی سب سے زیادہ اس کے نزدیک بھروسے کا ذریعہ ہے کہ وہ اس طرح نیکوں کاروں کی نیکیوں پر پانی پھیر دیتا ہے۔

بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں روزہ کا ثمرہ بھوک پیاس کے علاوہ کچھ نہیں ملتا اور بہت سے عابد شب زندہ دار ایسے ہیں جنہیں عبادت کے نتیجے میں جاگنے اور زحمت اٹھانے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔(نہج البلاغہ)

نگاہِ عاصی

☆ **القرآن:** اے رسولؐ مسلمان مردوں اور عورتوں سے کہہ دیں کہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔(سورہ نور ۳۰۔۳۱)

خدا تمہاری آنکھوں کی خیانت سے بھی واقف ہے اور ان باتوں سے بھی جو سینے میں پوشیدہ ہیں۔(المومن ۱۹)

☆ **احادیثِ معصومینؑ:** میں محمدؐ بہت غیرت والا ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے اپنی غیرت ہی کی وجہ سے اس نے فحش باتوں کو حرام قرار دیا ہے چاہے وہ کھلی ہوئی ہوں یا چھپی ہوئی ہوں۔ نگاہِ حرام شیطان کے زہر آلودہ تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ نگاہِ حرام دونوں آنکھوں کا زنا ہے۔ خدا لعنت کرے بری نگاہ والے پر۔ جب شیطان وسوسہ ڈالے تو مومن خدا کو یاد کرے اور کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ علی محمد و آلہ الطیبین۔

☆ **امیر المومنینؑ نے فرمایا:** وہ مجاہد جو خدا کی راہ میں شہید ہو اس شخص سے زیادہ اجر کا مستحق نہیں

ہے جو قدرت واختیار رکھتے ہوئے پاک دامن رہے اور بعید ہے کہ پاکدامن فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہو جائے۔ (نہج البلاغہ) اگر کوئی یہ جاننا چاہتا ہے کہ خدا کے نزدیک اسکی کیا منزلت ہے تو اسے یہ دیکھنا چاہئے کہ گناہوں کے مقابلے میں اسکا کیا عمل ہے۔ (تحف العقول)

حقوق المومنین

☆ **حدیثِ قدسی:** جو کسی مومن کو ذلیل کرے تو یہ ایسا ہے کہ مجھ سے اعلانیہ جنگ کی ہو (روح الحیات)

☆ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:** اے لوگوں آگاہ ہو جاؤ صرف ہماری ولایت پر ہی بھروسہ نہ کرو بلکہ اسکے بعد فرائضِ خدا کو ادا کرو اور اپنے دینی بھائیوں کے حقوق کو پورا کرو اور تقیہ کو استعمال میں لاؤ اور آخری دونوں باتیں اعمال کو کامل کرتی ہیں۔ (تفسیر عسکریؑ)

☆ **امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:** ایک مومن کا دوسرے مومن پر حق یہ ہے کہ اگر اسکا بھائی بھوکا ہو تو یہ شکم سیر نہ ہو اگر وہ پیاسا ہو تو یہ سیراب نہ ہو اگر وہ برہنہ (کوتاہ لباس) ہو تو یہ (اچھا) لباس نہ پہنے۔ (گفتار دلنشین)

نیز امامؑ نے اپنے ایک چاہنے والے سے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ ہماری پرواہ نہیں کرتے ہو اس نے کہا خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ آپ کو کمتر جانوں امامؑ نے فرمایا تمہارا برا ہو کیا تم ہی نہیں تھے کہ جب تم جحفہ کے قریب پہنچے تو ایک شخص نے تم سے کہا کہ مجھے کچھ دور تک اپنی سواری پر لے چلو کہ میں تھک گیا ہوں لیکن تم نے اسکی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اس مومن کی کچھ پرواہ نہیں کی اور آگے نکل گئے یاد رکھو جو آدمی بھی کسی مومن کو پست شمار کرے وہ ہمیں ہی ذلیل وخوار کرتا ہے اور خدا کے احترام کو برباد کرتا ہے۔ (مفاتیح الجنان)

☆ **امام محمد باقرؑ نے فرمایا:** خدا کے نزدیک کوئی عبادت مومن کو خوش کرنے اور اسکی ضرورت کو پورا کرنے سے بہتر نہیں ہے۔ (روح الحیات)

کسی مخلوق کو ایذا پہنچانے میں ہرگز جلدی نہ کرو شاید وہ مومن ہو اور تمہیں خبر نہ ہو۔ (روح الحیات)

جو کسی مومن کو خوش کرے اسنے رسولؐ کو خوش کیا الخ اور یقیناً وہ داخلِ بہشت ہوگا۔ (روح الحیات)

جو شخص اپنے برادر مومن سے ایسی چیز روک لے کہ جسکی اسے ضرورت ہے حالانکہ اسکے دینے کا اپنی یا کسی غیر کی طرف سے اختیار رکھتا ہو تو خدا قیامت میں اسکا منہ کالا کرے گا اور جہنم میں ڈال دے گا، لوگ کہیں گے کہ یہ وہ شخص تھا جس نے خدا اور رسولؐ سے خیانت کی تھی۔ (روح الحیات)

☆ **امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا:** جس شخص کے پاس کوئی مومن اپنی حاجت لے کر آئے تو وہ سمجھے کہ یہ اللہ کی رحمت ہے اگر قبول کر لے تو ہماری دوستی و اطاعت کا باعث ہوگا اور اگر روگردانی کرے درحالانکہ حاجت پوری کر سکتا ہو تو اللہ اسکی قبر میں ایک آتشی سانپ کو مسلط کر دے گا۔(روح الحیات)

اولاد کی تربیت

☆ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:** اپنی اولاد کی تربیت میری محبت میرے اہلبیتؑ کی محبت اور قرآن کی محبت (یعنی تعلیم) کے زیرِ سایہ کرو۔(احقاق الحق)

علی تیرے شیعوں کو چاہیے کہ میرا علم و دانش آئندہ نسلوں تک پہنچائیں۔(فضائل شیعہ)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جتنی جلد ممکن ہو اپنے بچوں کو ہماری احادیث یاد کراؤ۔تہذیبِ اسلام

☆ **امیر المومنینؑ نے فرمایا:** باپ پر فرزند کا حق یہ ہے کہ اسکا اچھا نام رکھے اچھے اخلاق و آداب (زندگی گزارنے کے مسائل و احکام) سے اسے آگاہ کرے اور قرآن کی اپنے فرزند کو تعلیم دے۔(نہج البلاغہ) **نوٹ:** اگر والدین اپنی اولاد کے حقوق ادا کرتے ہوئے انکی تربیت کرینگے تو پھر خود بخود اولاد بھی ان کے حقوق ادا کریگی اور اس طرح ایک اچھا معاشرہ پروان چڑھے گا۔

زیارتِ امام و اطاعتِ امام

☆ **رسولؐ اللہ نے فرمایا:** بیشک مومنوں کے دلوں میں حسینؑ کیلئے معرفت پوشیدہ ہے۔(الخرائج)

☆ **امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:** جب امام حسینؑ کی زیارت کرنا چاہو تو حزن واندوہ کے ساتھ بال بکھیرے اور بھوکے پیاسے زیارت کرو۔(کامل الزیارات)

زیارتِ امام حسینؑ کرنے سے بہتر ہے کہ تم انکی زیارت نہ کرو اور زیارت نہ کرنے سے بہتر ہے کہ تم انکی زیارت کرو راوی نے یہ سن کر عرض کی کہ آپؑ نے تو میری کمر توڑ دی تو امامؑ نے فرمایا قسم بخدا جب تم اپنے باپ دادا کی قبر پر جاتے ہو تو حالتِ رنج میں ہوتے ہو اور امامِ مظلوم کے روضے پر جاتے وقت اپنے ہمراہ بہترین غذائیں لیکر جاتے ہو حالانکہ تمہیں وہاں پریشان حال اور خاک آلودہ حالت میں جانا چاہیے۔دیکھو اسطرح امام حسینؑ کی زیارت کو نہ جاؤ بلکہ ایسے جاؤ کہ تم پر حزن وغم طاری ہو۔**شیخ کلینی نے روایت بیان کی:** امام حسینؑ کے غم میں انکی زوجہ و دیگر خواتین نے اتنا گریہ کیا کہ انکے

آنسو خشک ہو گئے تو کسی شخص نے ایک پرندہ کھانے کیلئے بھیجا تو آپکی زوجہ نے فرمایا کہ ہم کسی شادی میں شریک نہیں کہ ایسے کھانے کھائیں۔ (مفاتیح الجنان باب زیارت' کامل الزیارات)

اطاعتِ شخصی

☆ **القرآن:** ''انہوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے علماء اور راہبوں کو رب بنالیا ہے''۔ (سورہ توبہ ۳۱)

☆ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہلِ کتاب سے فرمایا:** علماء و راہبان خدا کی حلال کردہ چیز کو حرام قرار دیتے تو تم لوگ بھی انکی دیکھا دیکھی حرام قرار دیتے تھے اور جب وہ کسی حرام کو حلال قرار دیتے تھے تو تم لوگ بھی اسے حلال قرار دیتے تھے بس یہ انکی عبادت ہے اور یہ انکو رب ماننا ہے۔ (تفسیر نور الثقلین ج ۴ ص ۶۹)

☆ **امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:** اہلِ کتب علماء و راہبان کی اطاعت و پیروی کرتے تھے اور جو کچھ انہوں نے کہا تھا لوگوں نے انکے اقوال کو دین کا درجہ دے دیا تھا الخ اللہ نے انکے اس طرزِ عمل کو ہماری کتاب (قرآن) میں اسلئے ذکر کیا ہے تاکہ ہم نصیحت حاصل کریں۔ (تفسیر نور الثقلین)

جو شخص علیؑ کی ولایت اور اطاعت میں کسی کو شریک کرے گا تو خدا اسکو نہیں بخشے گا۔ (تفسیر فرات)

☆ **امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:** جس نے اللہ کی نافرمانی میں کسی شخص کی اطاعت کی تو اس نے اس شخص کی عبادت کی۔ (تفسیر نور الثقلین ج ۴ ص ۷۰)۔ وہ جھوٹا ہے جو گمان کرتا ہے کہ وہ ہمارا شیعہ ہے جبکہ اسنے رسی (یعنی اقوال و پیروی) کا حصہ ہمارے غیر کا پکڑا ہوا ہو۔ (اوصافِ شیعہ، شیخ صدوق)

تفسیر علی بن ابراہیم میں درج ہے کہ آئمہ علیہم السلام بہترین علم پھیلاتے ہیں اور انکے مخالف (احادیث کو اہمیت نہ دینے اور جھٹلانے والے) کا علم جھوٹ اور فساد پر مبنی ہوتا ہے۔

بغیر علم کے عبادت کرنے والا چکی کے گدھے کی مانند ہے۔ امام علیؑ (غرر الحکم)

دو باتوں سے بچو کیونکہ اس میں جو پڑا وہ ہلاک ہوا ایک تو یہ کہ اپنی رائے سے فتویٰ نہ دینا اور دوسرے ایسی فرمانبرداری نہ کرنا جسے جانتے نہ ہو (یعنی جس کی قرآن و حدیث سے کوئی دلیل نہ جانتے ہو)۔ (تفسیر سورۂ اعراف ۳۳) (لوگوں سے) خدا کے دو مطالبے ہیں ایسی بات کہیں جسکا انہیں علم ہو اور جس بات سے لاعلم ہوں تو وہاں رک جائیں۔ (تفسیر نور الثقلین ج ۳ ص ۶۳)

محبتِ اہلبیتؑ

☆ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:** ہر چیز کی ایک بنیاد ہوتی ہے دین کی بنیاد میرے اہلبیت کی محبت ہے۔ (کوکب دُرّی)۔ وہ شخص جس کے دل میں علی کی سچی محبت ہو ملائکہ سے افضل ہے۔ (روح الحیات)۔ علی کے دوست کو دوست رکھو اگرچہ وہ تمہارے باپ یا بیٹے کا قاتل ہو اور علی کے دشمن کو دشمن رکھو اگرچہ وہ تمہارا باپ یا بیٹا ہی کیوں نہ ہو (یعنی اپنے ذاتی معاملات کے سبب مومن سے دشمنی نہ کرو اور کافر سے دلی دوستی نہ کرو)۔ (القطرہ بحوالہ تفسیر عسکری)

☆ **امیر المومنینؑ نے فرمایا:** اگر کوئی چاہتا ہے کہ یہ جانے کہ وہ ہمارا دوست ہے یا دشمن تو اپنے دل کا امتحان کرے اگر وہ ہمارے دوست کو دوست رکھتا ہو تو پھر وہ ہمارا دشمن نہیں ہے اور اگر ہمارے دشمن کو دوست رکھتا ہو تو پھر وہ ہمارا دوست نہیں ہے۔ (القطرہ بحوالہ امالی طوسی)

☆ **امام محمد باقرؑ نے فرمایا:** علیؑ کے شیعہ وہ ہیں جو ہماری راہِ ولایت میں ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں اور ہماری مودت کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں اور ہمارے امر کو زندہ کرنے کے لئے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں غصہ میں آکر ظلم نہیں کرتے اور خوشی میں حد سے تجاوز نہیں کرتے اور اپنے ہمسایوں کیلئے باعثِ برکت ہوتے ہیں اور ملنے ملانے والوں کیلئے صلح کے نقیب ہوتے ہیں۔ (اوصافِ شیعہ شیخ صدوق)

ولایت اہلبیت علیہ السلام

☆ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:** جس شخص پر خدا نے احسان فرمایا ہو اسے میرے اہلبیتؑ کی معرفت اور ولایت عطا کی ہو تو گویا کہ خدا نے تمام خوبیاں اسکے لئے جمع کر دی ہیں۔ (القطرہ)
جس نے علیؑ کو دوست رکھا مومن ہوا جس نے علیؑ سے بغض رکھا کافر ہوا جس نے علیؑ کی ولایت کو ترک کیا وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا بنا علیؑ کے حق اور ولایت کا منکر قیامت کے روز بہرہ اندھا اور گونگا محشور ہوگا۔ (تفسیر فرات) اگر تمام لوگ علیؑ کی ولایت پر جمع ہو جاتے تو خدا دوزخ کو پیدا ہی نہ کرتا۔ (القطرہ)

☆ **امیر المومنینؑ نے فرمایا:** اللہ کی قسم رسولِ خدا نے مجھے اپنی امت میں اپنا جانشین بنایا ہے اور میں رسولؐ کے بعد امتِ رسولؐ پر خدا کی حجت ہوں اور بیشک میری ولایت تمام اہلِ آسمان پر ایسے واجب کی گئی ہے جیسے اہلِ زمین پر واجب کی گئی ہے فرشتے ہمارا ذکر کرتے ہیں جو خدا کے نزدیک

انکی تسبیح شمار ہوتا ہے۔

☆ **امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:** جب بندہ روزِ قیامت حساب کیلئے پیش ہوگا تو نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج سے پہلے ہماری ولایت کا سوال ہوگا۔ اگر موت کے وقت ہماری ولایت کا اقرار و اعتقاد رکھتا ہوگا تو نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ بھی قابلِ قبول ہوں گے ورنہ کوئی عملِ نیک قبول نہ ہوگا۔ (روح الحیات)

جس کے دل کو بھی خدا پاک کرنا چاہتا ہے اسے ہماری ولایت سے آشنا کر دیتا ہے اور جس کے دل کو خراب رکھنا چاہتا ہے اسے ہماری معرفت سے دور رکھتا ہے۔ (القطرہ بحوالہ الاختصاص)

جب اللہ نے عرش، پانی، کرسی، لوح، اسرافیل، جبرئیل، آسمان، پہاڑ، سورج، چاند، (یعنی جب پاکیزہ مخلوقات کو) خلق کیا تو ان پر لکھا **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین** لہٰذا تم میں سے جب بھی کوئی کہے **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** تو وہ یہ بھی کہے **علی امیر المومنین ولی اللہ**۔ (بحار الانوار جلد ۲۷ حدیث ۱ بحوالہ احتجاج طبرسی)

معرفتِ اہلبیت علیہ السلام

☆ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:** اے علیؑ اگر میں اور تم نہ ہوتے تو خدا مخلوق کو پیدا ہی نہ کرتا۔ القطرہ

اگر علیؑ نہ ہوتے تو حق باطل سے اور مومن کافر سے جدا نہ ہوتا اور خدا کی عبادت نہ کی جاتی کیونکہ علیؑ نے مشرکوں کی سرکوبی کی یہاں تک کہ وہ اسلام لے آئے اور خدا کی عبادت کرنے لگے۔ اگر علیؑ نے ہوتے تو جزا و سزا کا تصور بھی نہیں ہوتا۔ خدا اور علیؑ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے بلکہ علیؑ خود حجاب اور پردہ ہیں۔ (القطرہ جلد ۱ صفحہ ۱۸۷ بحوالہ کنز الفوائد)

☆ **امام موسیٰؑ کاظم نے فرمایا:** ان دونوں (محمدؐ و علیؑ) کا ظاہر بشری ہے اور باطن خدا کی طرف منسوب ہے (یعنی انکی حقیقت فقط خدا جانتا ہے) یہ لوگوں کے درمیان لوگوں کی شکل میں ظاہر ہوئے ہیں تا کہ لوگ انکو دیکھ سکیں (اور دینی معاملات سیکھ سکیں) اسی ضمن میں خدا فرماتا ہے **للبسنا علیھم** انکو وہی لباس پہنایا **ما یلبسون** جو لباس لوگ پہنتے ہیں (القطرہ ج ۱ ص ۹۴)

☆ **امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:** اگر ہمیں اجازت ہوتی تو ہم لوگوں کو بتلاتے کہ خدا کے نزدیک ہمارا حال اور ہمارا مقام و مرتبہ کیا ہے تو تم لوگ برداشت نہ کر سکتے اور قبول نہ کرتے۔ (القطرہ)

احادیثِ اہلبیت علیہ السلام

☆ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:** بے شک آلِ محمدؐ کی حدیث عظیم سخت اور دشوار ہے اس پر کوئی ایمان نہیں لا سکتا مگر خدا کا مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا وہ مومن جسکے دل کا خدا نے ایمان کی خاطر امتحان لے لیا ہو۔ (القطرہ بحوالہ منتخب البصائر)

☆ **امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:** خدا کی قسم ہم چاہتے ہیں کہ جب (جو) ہم بولیں تو (وہ) تم بھی بولو اور جب ہم خاموش رہیں تو تم بھی خاموش رہو (یعنی جو بات ہم نہ بولیں وہ تم بھی نہ بولو)۔ ہم تمہارے اور خدا کے درمیان واسطہ ہیں اللہ نے کسی کو بھی ہمارے فرمان کی مخالفت کی اجازت نہیں دی۔ (فضائلِ شیعہ)

شیعوں کی قدر و منزلت کی پہچان (انکے سینوں میں محفوظ) روایات و احادیث سے کرو اور روایات کو اچھی طرح سمجھنا ہی معرفت کا ذریعہ ہے کہ اسطرح ایمان کے بلند مقامات تک رسائی حاصل کی جاتی ہے۔ علم حاصل کرنا تو انسان کے بس میں ہے مگر معرفت دینا اللہ کا کام ہے۔ (بحارالانوار)

☆ **امام علی رضاؑ نے فرمایا:** ہمارے شیعہ ہمارے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں اور ہمارے احکام کو بجا لاتے ہیں ہمارے دشمنوں کے مخالف ہیں پس جو ان صفاتِ باکمال کا مالک نہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (اوصافِ شیعہ)

☆ **امام محمد باقرؑ نے فرمایا:** اگر کوئی ہمارے فضائل یا ہماری بات کا انکار کرے تو در اصل اسنے خدا کا خدا کی آیات کا اسکے انبیاء و رسولوں کا انکار کیا۔ (القطرہ بحوالہ بحارالانوار)

ہمارے فضائل سے متعلق جو احادیث تم تک پہنچیں اور تمہارا دل نرمی کے ساتھ انکو مان لے تو خدا کا شکر ادا کرو اور اگر تمہاری طبیعت پر گراں گزرے تو اس حدیث کو ہم اہلبیتؑ کی طرف پلٹا دو (یعنی خاموش ہو جاؤ اور انکار نہ کرو) اور یہ نہ کہو کہ یہ کیسے اور کیونکر ہو سکتا ہے بخدا ایسا کہنا اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ (رجال کشی ۱۲۸) ہماری احادیث مردہ دلوں کو زندہ کرتی ہیں۔ (الخصال)

مجھے اپنے وہ ساتھی سب سے زیادہ اچھے لگتے ہیں جو حدیث کی گہری سوجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ (مشارق الانوار)

توجہ: سوشل میڈیا پہ آجکل کچھ نا سمجھ لوگ فرضی احادیث نشر و اشاعت کر رہے ہیں جنکے حوالے بھی فرضی کتابیں ہوتی ہیں۔ ”جو شخص مجھ پر جان بوجھ کے جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں سمجھنا چاہیئے“۔ (رسولؐ اللہ)

درجات المومنین

☆ **امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:** ایمان کے دس درجات ہیں یوں سمجھو جس طرح ایک سیڑھی ہوتی ہے درجہ بدرجہ لہٰذا جو شخص دوسرے درجے پر فائز ہے وہ پہلے درجے والے کو نہیں کہہ سکتا کہ تم کسی چیز پر فائز نہیں ہو یہاں تک کہ یہ سلسلہ دس تک پہنچتا ہے لہٰذا جو شخص ایمان میں تم سے پست ہو اسکو نہ گراؤ ورنہ تم سے اونچے درجے والا تمہیں گرا دے گا۔ جب تم کسی کو اپنے سے نچلے درجے میں دیکھو تو بڑی نرمی سے اسکو بلند کرو اور اس پر اتنا بوجھ نہ ڈالو کہ وہ ٹوٹ جائے (یعنی جو فضائل وہ برداشت نہیں کر سکتا اسے نہ بتاؤ) اور جو کسی مومن کو توڑ دے گا تو اس پر اسکی تلافی کرنا ضروری ہے۔
(بحار الانوار، انوار نعمانیہ، صافی شرح اصول کافی)

شیعانِ محمدؐ نے پرہیزگاری کا ثبوت دیتے ہوئے محمدؐ و آلِ محمدؐ کے اسرار (خاص علوم) کو نا اہلوں سے چھپایا مگر انکے (عام فہم) علوم کو لوگوں میں عام کیا۔ (تفسیر نور الثقلین)

معرفت بالنورانیت

☆ **امیر المومنینؑ نے فرمایا:** ہماری معرفت بالنورانیت ہر مومن و مومنہ پر واجب ہے کہ اسکو حاصل کرے کسی کا ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک وہ ہمیں ہماری نورانیت کے ساتھ نہ پہچانے اور جو حصولِ معرفت میں کوتاہی کرے پس وہ شکی و مرتد و ناقص الایمان ہے۔
''میں خدا کا بندہ ہوں لہٰذا ہمیں خدا نہ کہنا اسکے علاوہ جو چاہو ہماری تعریف بیان کرو مگر پھر بھی تم ہماری اصل حقیقت تک نہیں پہنچ سکو گے''۔ ''میں ہی ہوں جس نے اپنے رب کے اذن سے کشتیِ نوحؑ کو ساحل تک پہنچایا یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا موسیٰؑ کو دریا عبور کرایا ابراہیمؑ کو آگ سے بچایا میں ہی رب کی قوت ہوں میں اذن خدا سے مارتا اور زندہ کرتا ہوں جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے جانتا ہوں اور میری اولاد سے دوسرے امام بھی اسکے حامل ہیں کیونکہ ہم سب حقیقت میں ایک ہیں پس ہمارے درمیان فرق پیدا نہ کرو جب ہم چاہتے ہیں تو خدا چاہتا ہے ہم خدا کا خوبصورت چہرہ ہیں ہمارے ہی سبب جزا بھی ہے اور سزا بھی''۔ ''خدا کے یہاں ہمارا وہ مرتبہ و مقام ہے کہ جو کسی کے ذہن میں نہیں آ سکتا''۔ ''ہمارا مرنے و قتل ہونے والا تمہاری طرح نہیں بلکہ وہ قتل ہونے کے

بعد بھی زندہ ہی ہے اور ہمارا غائب تمہاری طرح نہیں بلکہ وہ حاضر ہے''۔ ''خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے استعانت (مدد) چاہو صبر سے اور صلوٰۃ سے لیکن صلوٰۃ نہایت مشکل ہے پس مراد اس آیت میں صبر سے رسولؐ اللہ ہیں اور صلوٰۃ سے میری ولایت مراد ہے لہٰذا بہت تھوڑے لوگ میری ولایت کے قائل ہیں۔ ایک اور مقام پہ اللہ نے فرمایا بہت سے کنویں ہیں کہ جنہیں لوگوں نے معطل کر دیا ہے پس مراد یہاں میری ولایت ہے کہ جس سے کلیتاً انکار ہے حالانکہ جو شخص میری ولایت کا اعتقاد نہ رکھے گا تو اسے اقرارِ نبوت سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ آگاہ و خبردار ہو جاؤ اے بندگانِ خدا محمدؐ کی نبوت اور میری ولایت دونوں ایک دوسرے سے وصل اور مربوط ہیں''۔ ''میری ولایت پر (حقیقی) ایمان لانا نہایت مشکل کام ہے کہ اگر کوئی مومن کامل الایمان نہیں تو وہ بھی میری ولایت کا ہرگز متحمل نہ ہو سکے گا''۔ ''کامل الایمان مومن وہ ہے کہ اسکو جب ہمارا کوئی حکم پہنچے تو فوراً اسکو بخوشی قبول کر لے ذرہ برابر شک نہ کرے اور رد نہ کرے''۔ ''جو شخص ان باتوں میں شک و عناد وانکار کرے یا ٹھہر جائے (قبول کرنے سے) یا حیران ہو (کر انکار کرے) تو وہ شخص مقصّر یا ناصبی ہے''۔

(اقتباس از حدیث معرفت بالنورانیت بحار الانوار ج ۲۶ حدیث اول عربی)

غلو اور تقصیر

☆ **امیر المومنینؑ نے فرمایا:** ہمیں مقام عبودیت (بندگی) سے بلند نہ جانو اور اسکے بعد جو چاہو کہو پھر بھی تم ہماری حقیقت و عظمت تک نہیں پہنچ سکتے مگر نصاریٰ کی طرح ہمارے بارے میں غلو نہ کرنا کیونکہ میں غالی (کم ظرف) سے بیزار ہوں۔ (القطرہ بحوالہ تفسیر عسکری)

(معرفتِ اہلبیت کی) عمارت کو طاقت سے زیادہ بلند نہ کرو ورنہ وہ گر جائے گی ہمیں خدا کی مخلوق قرار دینے کے بعد ہمارے متعلق جو فضیلت بھی بیان کرنا چاہو بیان کرو لیکن پھر بھی تم ہماری فضیلت کو نہیں پا سکتے۔ (القطرہ بحوالہ بصائر الدرجات)

☆ **امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:** ممکن نہیں کہ ہمارے (فضائل کے) حق کو ادا کر سکو ہمارے علوم و معارف میں سے تم تک صرف وہ الف پہنچا ہے کہ جو نامکمل ہے۔ (القطرہ)

ہمیں ربوبیت سے پاک رکھو (یعنی خدائی کی نسبت ہماری طرف مت دو) اور بشری باتوں سے بلند مانو (یعنی ہمیں اپنی طرح مت سمجھو) ہم انسانی لباس میں اللہ کے راز ہیں اور اللہ کا بولتا ہوا کلمہ ہیں۔

(مشارق الانوار ۷۶)

☆ **امیر المومنینؑ نے فرمایا:** جو ہمارے بارے میں غلو کرتا ہے اسے ہماری طرف (واپس) لوٹنا چاہئے (یعنی) جو آگے گئے ہیں (غالی) انہیں ہم تک اپنے آپ کو پہنچانا چاہئے اور جو مُقصّر و کوتاہ بین ہے وہ ناکام رہے گا لیکن جو ہمیں پکڑ لے گا وہ مقصود تک پہنچ جائے گا اور جو پیچھے رہ جائے گا (مقصر) وہ نابود ہوگا۔ (تحف العقول ۹۲ مترجم محمد یعقوب بشوی)

ہماری بدگوئی کرنے والوں (مقصر و ناصبی) کے ساتھ نہ بیٹھو۔ (تحف العقول ۸۱)

☆ **امام زین العابدینؑ نے فرمایا:** مقصر اسے کہتے ہیں جو معرفتِ آئمہؑ (یعنی فضائل) سے انکار کردے۔ (بحار الانوار)

☆ **امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:** ناصبی صرف وہ نہیں ہے جو ہم اہلبیتؑ سے عناد رکھتا ہے الخ بلکہ ناصبی وہ بھی ہے کہ جو تم سے بغض رکھتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ تم ہم سے محبت رکھتے ہو۔ (بحار الانوار)

زمانۂ آزمائش

☆ **امیر المومنینؑ نے فرمایا:** زمانہ غیبت میں اپنے دین پر وہی لوگ ثابت قدم رہیں گے جو مخلص ہونگے جن میں روحِ یقین ہوگی جن سے اللہ نے ہم لوگوں کی ولایت کا عہد و پیمان لیا ہے۔ اکمال الدین

☆ **امام محمد باقرؑ نے فرمایا:** بیشک اے آلِ محمدؐ کے شیعوں تمہاری آزمائش ہوگی اس طرح سے کہ ایک شخص صبح کرے گا تو ہمارے امر پر ہوگا اور شام کرے گا تو اس سے خارج ہو چکا ہوگا۔ (احسن المقال)

☆ **امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:** امام قائمؑ کی غیبت طولانی ہوجانے کی وجہ سے مومنین بہت زیادہ شک و تردید میں پڑ جائیں گے اکثر ان میں سے دین سے مرتد ہوجائیں گے اور اسلام سے خارج ہوجائیں گے (یعنی) اسلام کی اتباع و اطاعت کا بندھن اپنی گردنوں سے اتار دیں گے اور یہ وہی ولایت کا بندھن ہے الخ کچھ لوگ دین سے خارج ہوجائیں گے اور تیرہ یا اس سے زیادہ اماموں کے قائل ہوجائیں گے۔ (القطرہ ج ۲ ص ۲۶۸ بحوالہ اکمال الدین)

امام مہدیؑ کی غیبت کا زمانہ لمبا ہوگا تا کہ حقیقت ملاوٹ کے بغیر ظاہر ہوجائے اور ایمان منافقت سے پاک ہوجائے اور وہ لوگ اس وقت سے پہلے ہی اپنی خباثت ظاہر کردیں اور مرتد ہوجائیں جو یہ

چاہتے ہیں کہ امام مہدیؑ کی خلافت اور انکی عالمی حکومت کے وقت نفاق ڈالیں۔ (القطرہ)
(زمانۂ غیبت، ظہور اور رُجعت میں) ''لوگوں کیلئے لازم ہے کہ انہیں چھانٹا، پرکھا اور چھلنی میں چھانا جائے گا تو اس طرح بہت سے لوگ (حق سے) نکل جائیں گے۔ جب امام قائمؑ تشریف لائیں گے تو کچھ لوگ انہیں چھوڑ کر سورج و چاند کو پوجنے والوں کی سیرت اختیار کر لیں گے۔ (بحارالانوار)

نوٹ: اللہ نے آج تک تمام اقوام کا امتحان اطاعت کے ذریعے لیا ہے اور صاحب الزمانؑ بھی تشریف لانے کے بعد جدید احکامات جاری کریں گے تا کہ لوگوں کا امتحان لیا جائے۔

علاماتِ ظہور

☆ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:** اس آخری زمانے میں ظالم و جابر بادشاہ، دولتمند بخیل، دنیا کے حریص عالم، جھوٹے فقیر، فاسق بوڑھے، بدچلن لڑکے، رعونت رکھنے والی عورت کے سوا کوئی نظر نہ آئے گا۔ مساجد اذانوں سے مامور ہونگی مگر لوگوں کے قلوب ایمان سے خالی ہونگے نماز و قرآن کو معمولی اور سبک سمجھا جائے گا مومن کو لوگوں سے توہین نصیب ہوگی لوگ سود خور ہونگے لوگ اپنے آپ کو نیک و پاک ظاہر کریں گے تا کہ دنیا کو اچھی طرح حاصل کر سکیں۔
علم دنیا سے اٹھ جائے گا جہل چھا جائے گا قاریوں کی کثرت ہوگی عمل کم ہوگا قتل زیادہ ہوگا ہدایت کرنے والے فقہا کم اور گمراہ و خیانت کرنے والے فقہا کی کثرت ہوگی اور شعرا کی زیادتی ہوگی۔ (بحارالانوار)

☆ **امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:** قرآن کے احکام معطل ہو جائیں گے اور دین کو قیاس پر اور بالکل اپنی رائے پر محلول کر دیا جائے گا۔ (بحارالانوار بحوالہ روضۃ الکافی)
جب دیکھو کہ مومن غمزدہ ہے اور لوگ اسکو ذلیل و حقیر سمجھتے ہیں لوگ جھوٹی گواہیوں کے عادی ہو گئے ہیں حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دیا گیا ہے بدعت و زنا عام ہے۔ حکامِ وقت اہلِ کفر کو اپنے قریب اور اہلِ خیر کو اپنے سے دور رکھتے ہیں۔ اللہ کا گھر بالکل معطل اور اسکے چھوڑنے کا حکم دیا جاتا ہے قرآن کی تلاوت کا سننا لوگوں پر بار ہے مگر سخنہائے باطل (گانے) کا سننا لوگوں کو پسند ہے شریعت کی مقرر کردہ سزائیں معطل ہیں تعمیر پر تخریب غالب ہے ناپ تول میں کمی اور اشیاء میں ملاوٹ لوگوں کی معیشت و پیشہ بن گیا ہے حرمین شریفین میں گانا بجانا کھلے عام ہو رہا ہے بدعتوں میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے باشاہ خود بھی اشیاء خورد و نوش کی ذخیرہ اندوزی میں ملوث ہو رہا ہے مریض کا

علاج شراب سے کیا جانے لگا ہے اذان کہنے اور نماز پڑھانے کی اجرت لی جاتی ہے منبروں سے زہد وتقویٰ کی گفتگو ہو رہی ہے لیکن خود حکم دینے والا عمل سے خالی ہے۔ لوگوں کو صرف اپنے پیٹ و خواہشاتِ شہوانی کی فکر ہے اور لوگوں کے پاس دولتِ دنیا خوب آ رہی ہے آسمان پر علامات ظاہر ہو رہی ہیں مگر ان سے کوئی خوف زدہ نہیں ہے تو تم کو چاہیئے کہ اس وقت سے ڈرتے رہو۔ کچھ علامات حتمی اور کچھ غیر حتمی ہیں۔ (بحار الانوار) نوٹ: علاماتِ ظہور مکمل جاننے کے لیے بحار الانوار، جلد 12 کا مطالعہ کریں

علاماتِ کبریٰ اور دورِ حاضر

احادیث معصومینؑ: عبداللہ (عباسی) کی ہلاکت پھر اقتدار کیلئے بنی عباس میں اختلاف ہوگا، ملک شام میں زلزلہ (نما جنگ) کا ہونا اور ایک لاکھ سے زیادہ افراد کا ہلاک ہونا' زرد جھنڈے شام میں وارد ہونگے، مغرب و مشرق میں ہر طرف اختلاف کا واقع ہونا' سفیانی شام پر قابض ہوگا، علامتِ ظہور کیلئے خروجِ سفیانی ہی کافی ہے، خروجِ سفیانی سے قبل صنعاء (یمن) سے اسکی آنکھ پھوڑنے والا نکلے گا، خراسانی' سفیانی' اور یمانی کا خروج ایک ساتھ ہوگا یمانی کا جھنڈا ہدایت کا علم ہوگا، اہلِ عراق پر خوف طاری ہونا' بغداد و بصرہ میں زمین شق ہوگی' مسجد کوفہ کا کچھ حصہ منہدم ہونا' دریاءِ فرات میں طغیانی آنا' رے کا برباد ہونا اور ماہِ رمضان میں چاند و سورج گہن ہونا' دمدار ستارے کا ظاہر ہونا اور امام مہدیؑ کے نام کا آسمان سے اعلان ہونا۔ (بحار الانوار ج ۱۲)

صدائے آسمانی

☆ **امام جعفر صادقؑ سے صحابی نے دریافت کیا:** صاحبِ امرؑ کے ظہور کی (چند ماہ و ہفتے قبل کی) کیا علامات ہیں تو آپؑ نے فرمایا: عباسی (حاکم) کی ہلاکت' سفیانی کا خروج' قتل نفسِ ذکیہ' بیابان (میں سفیانی لشکر) کا زمین میں دھنسنا اور صداءِ آسمانی تو صحابی نے کہا اس میں تو کافی وقت لگے گا امامؑ نے فرمایا نہیں یہ تمام باتیں ایک کے پیچھے ایک ہونگی۔ (بحار الانوار ج ۱۲)

''وقتِ ظہور جب آئے گا تو بس پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں''۔ ''وہ اچانک ظاہر ہونگے۔''

☆ **امام صادقؑ نے اپنے صحابی سے فرمایا:** اے سدیر گھر میں رہا کرو اور بالکل خانہ نشین ہو جاؤ جب تک یہ دن و رات ساکن و خاموش ہیں تم بھی خاموش رہو مگر جب تمہیں خبر ملے کہ سفیانی نے خروج

کیا ہے تو فوراً ہمارے پاس آ جانا خواہ تمہیں پیدل ہی چل کر کیوں نہ آنا پڑے (بحار الانوار)

صدائے آسمانی بلند ہوگی کہ آگاہ ہو جاؤ حق علیؑ اور انکے شیعوں میں ہے تو اگلے دن ابلیس فضا میں بلند ہو کر باطل کا اعلان کرے گا پس وہ لوگ جو صاحبِ ایمان ہونگے پہلے اعلان پر ثابت قدم رہیں گے مگر جنکے دلوں میں مرض ہوگا اور وہ مرض خدا کی قسم ہماری عداوت ہے وہ لوگ شک میں پڑ جائیں گے۔ (بحار بحوالہ غیبت نعمانی)

اصحابِ امام قائم علیہ السلام

☆ **امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:** ''امام قائم مکہ سے اس وقت تک خروج نہ کریں گے جب تک آپؑ کا حلقہ پورا نہ ہو جائے۔ راوی نے عرض کیا آپؑ کے حلقے میں کتنے لوگ ہونگے امام نے فرمایا (کم از کم) دس ہزار ہونگے''۔ (بحار بحوالہ غیبت نعمانی)

''وہؑ صاحب قوت ہو کر خروج کریں گے جس کیلئے کم از کم دس ہزار افراد کی ضرورت ہے''۔ (اکمال الدین)

''آسمان سے ندا آئے گی اور بیابان میں (لشکرِ سفیانی) زمین میں دھنس جائے گا پھر جب ظہور کرنے والا ظہور کرے تو تم فوراً اسکے پاس پہنچنے کی کوشش کرنا چاہے گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ جانا پڑے''۔

وقتِ ظہور: ''تین سو تیرہ قائمِ آلِ محمدؐ کے **لشکر کے علمبردار ہونگے جن کا نعرہ ہوگا خونِ حسینؑ کا انتقام**''۔

اور پھر رفتہ رفتہ کاروان بڑھتا رہے گا اور آپکے سپاہی لاکھوں میں ہونگے انشاءاللہ۔

☆ **امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:** جب قائمؑ ظہور فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ پشتِ کوفہ سے ستّر ہزار صدیقین کو امام قائمؑ کیلئے بھیجے گا۔ ''اللہ ایسے لوگوں سے بھی ہمارے قائم کی نصرت کروائے گا کہ جنہوں نے کبھی اللہ کی عبادت بھی نہ کی ہوگی'' (یعنی وہ ایمان لے آئیں گے)۔

نوٹ: کتنی عجیب بات ہوگی کہ غیر مسلم تو امامؑ کی نصرت کے لیے جائیں مگر علیؑ و اولادِ علی کی امامت و ولایت کا دم بھرنے والے اپنے گھروں میں ہی بیٹھے رہ جائیں۔

''جو اصحابِ قائم میں سے ہونا چاہے تو وہ انتظارِ ظہور کرے، پرہیزگاری و اچھا اخلاق اختیار کرے'' (حدیث)

''کتنا خوش بخت ہوگا وہ جو قائمِ اہلبیتؑ کے انصار میں شامل ہوگا اور حد درجہ بد بخت ہوگا وہ جو قائمؑ کو تسلیم نہ کرے اور انکی مخالفت کرے۔'' (بحار الانوار ج ۱۲)

بعد از ظہور اور خروج

رجعت (دنیا میں واپس آنا): احادیث میں کثرت سے وارد ہوا ہے کہ ظہورِ قائمؑ کے بعد تمام آئمہ و انبیاء علیہم السلام اور انکے دشمن، خالص کافر اور خالص مومن دنیا میں واپس آئیں گے اور پھر کافروں و ناصبیوں سے جنگ ہوگی اور انتقام بھی لیا جائے گا اور شیطان ملعون بھی اپنے لشکر سمیت ظاہر ہوگا اور حق و باطل میں فیصلہ کن معرکہ لڑا جائے گا۔ معصومینؑ میں سب سے پہلے امام حسینؑ رجعت کریں گے اور پھر آپؑ دنیا پر حکومت کرینگے "وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہماری رجعت پر ایمان نہیں رکھتا" (حدیث)

زمین کا سنہری دور: حکومتِ آلِ محمد میں ہر طرف امن و انصاف ہوگا، آسمان سے برکتیں نازل ہونگی، زمین اپنے تمام خزانے ظاہر کردے گی، لوگوں کے پاس اسقدر مال و اسباب ہوگا کہ کوئی زکوٰۃ لینے والا نہ ملے گا، علم کے ۲۷ حروف میں سے باقی ماندہ ۲۵ حروف امام قائمؑ لے کر آئیں گے دنیا میں موجودہ علم و ترقی فقط دو حروف کا نتیجہ ہے، زمین جنت کا نمونہ پیش کرے گی۔

لحد میں تلقینِ الٰہی کے حقدار

☆ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:** اگر کوئی مومن رحلت کر جائے اور ایک ایسا کاغذ چھوڑے کہ جس پر علیؑ (یعنی اقوال و فضائلِ علیؑ) لکھے ہوں تو وہ کاغذ اسکے اور جہنم کے درمیان سپر بنے گا اور اس پر لکھے ہوئے ہر لفظ کے عوض اللہ اسے جنت میں شہر عطا کرے گا۔ (القطرہ)

☆ **معصومین علیہم السلام نے فرمایا:** "جو اپنے زمانے کے امام تک نہ پہنچ سکے وہ بغیر ماں باپ کے یتیم سے بڑا یتیم ہے" اور "جس نے ہمارے یتیموں میں سے کسی ایک کی سرپرستی کی اور اپنے علم و آگاہی سے اسکی ہدایت کی تو خدا ہر لفظ کے عوض جنت میں ہزار ہا قصر اسے عنایت کرے گا" اور "خدا اسے قبر میں سوال و جواب کے وقت تلقین پڑھائے گا"۔ (احتجاج طبرسی)

لہٰذا نیکی حاصل کرنے اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کیلئے احادیثِ معصومین کو چھپوا کر تقسیم کریں تا کہ علومِ آلِ محمد لوگوں تک پہنچے اور امام کی اس حدیث پہ عمل ہو سکے۔

"ہمارے علوم حاصل کرو اور لوگوں تک پہنچاؤ" (امام علیؑ رضا علیہ السلام)

نوٹ: رسولؐ اللہ رحمت کیلئے مبعوث ہوئے اور امام قائمؑ نقمت (غضب) کیلئے مبعوث ہونگے (حدیث) اس وجہ سے کتاب میں کچھ سخت احادیث درج کی گئی ہیں۔

کیا کوئی مددگار ہے؟ جو آلِ محمدؐ کی مدد کرے

رسولؐ اللہ نے مولا علیؑ سے فرمایا: ''اے علیؑ تم میرے بعد ظلم برداشت کرو گے پس اگر تمہیں مددگار مل جائیں تو حق کیلئے لڑنا ورنہ صبر کرنا'' (کتاب سلیم بن قیس) یہی صورتحال تمام آئمہ معصومینؑ کو درپیش رہی اور موجودہ امامؑ کو بھی ہے کہ اگر انہیں قابلِ ذکر تعداد میں مددگار میسّر ہوں تو اللہ کی جانب سے انہیں اذنِ ظہور مل جائے۔ یہ فقط ظاہری وجہ ہے تا کہ لوگوں کی آزمائش ہو سکے۔

قائمِ آلِ محمد علیہ السلام اپنے لشکر کیلئے ایسا مومن چاہتے ہیں کہ جو ہر چھوٹے اور بڑے معاملے میں حق و باطل کا خیال رکھتا ہو جیسے جنابِ حرؑ نے اپنا محاسبہ کیا اور پھر حق بات کو ترجیح دی تو وہ امامِ وقت کے سپاہی بنے ورنہ امام حسینؑ کے پیچھے نماز پڑھنے والے تو بہت تھے اسی طرح آج العجل کہنے والے اور زبانی مددگار تو بہت ہیں مگر حقیقی و عملی مددگار نہیں ہیں۔ امام کو روحانی طور پر طاقتور افراد کی ضرور ہے نہ کہ جسمانی، آپکو ہر معاملے میں اپنی چاہت کے مقابل اللہ کی چاہت کو ترجیح دینا ہوگی بالخصوص بندوں کے حقوق بہت زیادہ توجہ سے ادا کرنے ہونگے کیونکہ احادیث کی رو سے انسان کے نیک و دیندار ہونے کا اندازہ لگانے کیلئے یہ دیکھا جاتا ہے کہ اسکے اپنے دینی بھائیوں کے ساتھ معاملات کیسے ہیں؟ اور آپکو ہر نیک عمل سے دکھاوا اور ریاکاری ختم کر کے وہ عمل خالص اللہ کیلئے انجام دینا ہوگا۔ اگر آپ اپنے کسی ایک عمل کو بھی خدا و امام کی خاطر درست کر لیں گے تو اللہ آپکے دوسرے اعمال خود ہی درست کر دے گا۔ اسکے علاوہ آپکو آلِ محمدؐ کی حقیقی معرفت کا ہونا بھی بہت ضروری ہے تا کہ ہر معاملے میں آپ انکی آنکھ بند کر کے اطاعت کر سکیں اور صاحبِ معرفت فقط وہ ہے کہ جس کا دل آلِ محمدؐ کے فضائل اور اقوال کے سامنے جھکتا ہو انکار یا حسد وغیرہ نہ کرتا ہو اور اقوالِ آلِ محمد کے مقابل کسی اور شخص کے قول کو ترجیح نہ دیتا ہو۔ قائمِ آلِ محمدؑ اپنے لشکر کے لیے صاحبِ کردار اور بامعرفت شخص چاہتے ہیں۔ بدکردار، بے معرفت اور دنیا کے حریص افراد ہی امام مہدیؑ کے مدِ مقابل آئیں گے۔ جو آلِ محمدؐ کو اپنا رہنما و مولا عملاً مانتا ہوگا تو وہ اپنے آپکو اپنے مولاؑ کے مطابق رکھے گا ورنہ دنیاداری میں ہی لگا رہے گا۔ اور جو افراد اپنی بداعمالیوں کے سبب ظہورِ مہدیؑ سے دور رہنا چاہتے ہیں انکے لئے اللہ نے فرمایا: ہم یقیناً بڑے عذاب سے پہلے چھوٹا عذاب چکھائیں گے جو عنقریب ہوگا تا کہ یہ لوگ اب بھی رجوع کر لیں (سورہ سجدہ ۲۱) امام صادقؑ نے اسکی تفسیر میں

فرمایا: ''چھوٹا عذاب مہنگائی اور بڑا عذاب امام مہدیؑ کی تلوار ہے'' (القطرہ ج ۲ ص ۲۴۴)
''تکلیف یا پریشانی اگر کسی کو خدا سے قریب کر دے تو وہ آزمائش ہے ورنہ عذاب ہے۔'' (امام علیؑ)
بیدار ہو جائیں اس سے پہلے کہ حالات آپکو بیدار کریں اور توبہ کا دروازہ بھی بند ہو جائے۔
جتنی جلدی آپ امام قائمؑ کے لیے اپنے آپ کو تیار کریں گے، اتنی ہی جلدی ظہور ہوگا اور پھر اتنی ہی جلدی آپ مومنین کی پریشانیاں اور تکالیف دور ہوں گی۔ آج ہم اپنی آنکھوں سے وہ علاماتِ ظہور دیکھ رہے ہیں جو معصومینؑ نے اپنی احادیث میں بیان فرمائیں تھیں اور اسی طرح پوری ہو رہی ہیں اور اب فقط انتظار کا زمانہ نہیں رہا بلکہ استقبالِ امامؑ اور تیاری کا زمانہ شروع ہو چکا ہے بالکل اُسی طرح جیسے ماہِ رمضان اور محرم سے قبل ان ایام کی تیاری کی جاتی ہے۔ معصومینؑ نے علاماتِ ظہور اس لئے بیان فرمائیں تھیں کہ بندۂ مومن جب ان علامات کو دیکھے تو وہ اپنے آپکو اور دوسرے مومنین کو امامؑ وقت کی نصرت کیلئے تیار کرے اور اگر کوئی موجودہ زمانے میں بھی حسینِؑ وقت کیلئے تیاری نہ کرے اور صبح و شام امامِؑ زمانہ کی یاد میں نہ رہے اور انکا سپاہی بننے کی سچی نیت بھی دل میں نہ کرے تو پھر اسکا تعلق دینداروں اور آلِ محمدؐ کے حقیقی عزاداروں میں سے نہیں ہے بلکہ دنیا داروں میں سے ہے لوگوں کی اکثریت آخرت کے بجائے دنیا حاصل کرنے میں مصروف رہتی ہے اور اگر وہ غور کریں تو انکی دینداری بھی حصولِ دنیا کی خاطر ہی ہوتی ہے اسی لئے مولا حسینؑ نے فرمایا تھا کہ لوگ دنیا کے عبد ہیں اور دین کو بطورِ چٹنی استعمال کرتے ہیں۔ اب یہ آپکی مرضی ہے کہ آیا آپ عبدِ دنیا یا عبدِ نفس کہلاتے ہیں یا اپنی اصلاح کے ذریعے امامِ وقت کی مدد کر کے عبدِ خدا کہلاتے ہیں؟ انتقامِ خونِ حسینؑ کے لیے اٹھیے اور اپنے اعمال اور کردار کی اصلاح کے ذریعے اپنے آپ کو تیار کیجئے۔
اپنی زندگی کا ایک مقصد متعین کریں جو کہ امام زمانہؑ کے ظہور میں تعجیل کیلئے اپنے نفس کو آمادہ کرنا ہی ہونا چاہئے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا افضل ترین عمل (صاحبِ) ظہور کا انتظار کرنا ہے۔ آپ ظہور کے لیے اُس وقت ہی آمادہ ہونگے جب آپ اپنے نفس کی اطاعت کو چھوڑ کر ہر معاملے میں فقط اہلبیتؑ کی ہی اطاعت کریں گے۔
یاد رکھیں امامِ قائمؑ کی نصرت کیلئے وہی شخص کمر بستہ ہوگا کہ جو خود اندر سے ایک صحیح و نیک انسان ہو جسکے عمل میں خلوص ہو اور وہ آلِ محمدؐ کی معرفت و حقیقی محبت رکھتا ہو۔

کیا کوئی مددگار ہے؟ جو آلِ محمدؐ کی مدد کرے

رسولؐ اللہ نے مولا علیؑ سے فرمایا: ''اے علیؑ تم میرے بعد ظلم برداشت کرو گے پس اگر تمہیں مددگار مل جائیں تو حق کیلئے لڑنا ورنہ صبر کرنا'' (کتاب سلیم بن قیس) یہی صورتحال تمام آئمہ معصومینؑ کو درپیش رہی اور موجودہ امامؑ کو بھی ہے کہ اگر انہیں قابلِ ذکر تعداد میں مددگار میسّر ہوں تو اللہ کی جانب سے انہیں اذنِ ظہور مل جائے۔ یہ فقط ظاہری وجہ ہے تاکہ لوگوں کی آزمائش ہو سکے۔

قائمِ آلِ محمد علیہ السلام اپنے لشکر کیلئے ایسا مومن چاہتے ہیں کہ جو ہر چھوٹے اور بڑے معاملے میں حق و باطل کا خیال رکھتا ہو جیسے جنابِ حرؑ نے اپنا محاسبہ کیا اور پھر حق بات کو ترجیح دی تو وہ امامِ وقت کے سپاہی بنے ورنہ امام حسینؑ کے پیچھے نماز پڑھنے والے تو بہت تھے اسی طرح آج العجل کہنے والے اور زبانی مددگار تو بہت ہیں مگر حقیقی و عملی مددگار نہیں ہیں۔ امام کو روحانی طور پر طاقتور افراد کی ضرور ہے نہ کہ جسمانی، آپکو ہر معاملے میں اپنی چاہت کے مقابل اللہ کی چاہت کو ترجیح دینا ہوگی بالخصوص بندوں کے حقوق بہت زیادہ توجہ سے ادا کرنے ہونگے کیونکہ احادیث کی رو سے انسان کے نیک و دیندار ہونے کا اندازہ لگانے کیلئے یہ دیکھا جاتا ہے کہ اسکے اپنے دینی بھائیوں کے ساتھ معاملات کیسے ہیں؟ اور آپکو ہر نیک عمل سے دکھاوا اور ریاکاری ختم کر کے وہ عمل خالص اللہ کیلئے انجام دینا ہوگا۔ اگر آپ اپنے کسی ایک عمل کو بھی خدا و امام کی خاطر درست کر لیں گے تو اللہ آپکے دوسرے اعمال خود ہی درست کر دے گا۔ اسکے علاوہ آپکو آلِ محمدؐ کی حقیقی معرفت کا ہونا بھی بہت ضروری ہے تاکہ ہر معاملے میں آپ انکی آنکھ بند کر کے اطاعت کر سکیں اور صاحبِ معرفت فقط وہ ہے کہ جس کا دل آلِ محمدؐ کے فضائل اور اقوال کے سامنے جھکتا ہو انکار یا حسد وغیرہ نہ کرتا ہو اور اقوالِ آلِ محمد کے مقابل کسی اور شخص کے قول کو ترجیح نہ دیتا ہو۔ قائم آلِ محمدؑ اپنے لشکر کے لیے صاحبِ کردار اور بامعرفت شخص چاہتے ہیں۔ بدکردار، بے معرفت اور دنیا کے حریص افراد ہی امام مہدیؑ کے مدِ مقابل آئیں گے۔ جو آلِ محمدؐ کو اپنا رہنما و مولا عملاً مانتا ہوگا تو وہ اپنے آپکو اپنے مولاؑ کے مطابق رکھے گا ورنہ دنیاداری میں ہی لگا رہے گا۔ اور جو افراد اپنی بداعمالیوں کے سبب ظہورِ مہدیؑ سے دور رہنا چاہتے ہیں انکے لئے اللہ نے فرمایا: ہم یقیناً بڑے عذاب سے پہلے چھوٹا عذاب چکھائیں گے جو عنقریب ہوگا تاکہ یہ لوگ اب بھی رجوع کر لیں (سورہ سجدہ ۲۱) امام صادقؑ نے اسکی تفسیر میں

فرمایا: ''چھوٹا عذاب مہنگائی اور بڑا عذاب امام مہدیؑ کی تلوار ہے'' (القطرہ ج ۲ ص ۲۴۴)

''تکلیف یا پریشانی اگر کسی کو خدا سے قریب کر دے تو وہ آزمائش ہے ورنہ عذاب ہے۔'' (امام علیؑ)

بیدار ہو جائیں اس سے پہلے کہ حالات آپکو بیدار کریں اور توبہ کا دروازہ بھی بند ہو جائے۔

جتنی جلدی آپ امام قائمؑ کے لیے اپنے آپ کو تیار کریں گے، اتنی ہی جلدی ظہور ہوگا اور پھر اتنی ہی جلدی آپ مومنین کی پریشانیاں اور تکالیف دور ہوں گی۔ آج ہم اپنی آنکھوں سے وہ علاماتِ ظہور دیکھ رہے ہیں جو معصومینؑ نے اپنی احادیث میں بیان فرمائیں تھیں اور اسی طرح پوری ہو رہی ہیں اور اب فقط انتظار کا زمانہ نہیں رہا بلکہ استقبالِ امامؑ اور تیاری کا زمانہ شروع ہو چکا ہے بالکل اُسی طرح جیسے ماہ رمضان اور محرم سے قبل ان ایام کی تیاری کی جاتی ہے۔ معصومینؑ نے علاماتِ ظہور اس لئے بیان فرمائیں تھیں کہ بندۂ مومن جب ان علامات کو دیکھے تو وہ اپنے آپکو اور دوسرے مومنین کو امامِ وقت کی نصرت کیلئے تیار کرے اور اگر کوئی موجودہ زمانے میں بھی حسینِؑ وقت کیلئے تیاری نہ کرے اور صبح و شام امامِ زمانہؑ کی یاد میں نہ رہے اور انکا سپاہی بننے کی سچی نیت بھی دل میں نہ کرے تو پھر اسکا تعلق دینداروں اور آلِ محمدؐ کے حقیقی عزاداروں میں سے نہیں ہے بلکہ دنیا داروں میں سے ہے لوگوں کی اکثریت آخرت کے بجائے دنیا حاصل کرنے میں مصروف رہتی ہے اور اگر وہ غور کریں تو انکی دینداری بھی حصولِ دنیا کی خاطر ہی ہوتی ہے اسی لئے مولا حسینؑ نے فرمایا تھا کہ لوگ دنیا کے عبد ہیں اور دین کو بطورِ چٹنی استعمال کرتے ہیں۔ اب یہ آپکی مرضی ہے کہ آیا آپ عبدِ دنیا یا عبدِ نفس کہلاتے ہیں یا اپنی اصلاح کے ذریعے امام وقت کی مدد کر کے عبدِ خدا کہلاتے ہیں؟ انتقامِ خونِ حسینؑ کے لیے اٹھیے اور اپنے اعمال اور کردار کی اصلاح کے ذریعے اپنے آپ کو تیار کیجئے۔

اپنی زندگی کا ایک مقصد متعین کریں جو کہ امام زمانہؑ کے ظہور میں تعجیل کیلئے اپنے نفس کو آمادہ کرنا ہی ہونا چاہئے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا افضل ترین عمل (صاحبِ) ظہور کا انتظار کرنا ہے۔ آپ ظہور کے لیے اُس وقت ہی آمادہ ہونگے جب آپ اپنے نفس کی اطاعت کو چھوڑ کر ہر معاملے میں فقط اہلبیتؑ کی ہی اطاعت کریں گے۔

یاد رکھیں امامِ قائمؑ کی نصرت کیلئے وہی شخص کمر بستہ ہوگا کہ جو خود اندر سے ایک صحیح و نیک انسان ہو جسکے عمل میں خلوص ہو اور وہ آلِ محمدؐ کی معرفت و حقیقی محبت رکھتا ہو۔